تکمیل

مرثیہ

جناب امام حسین علیہ السلام

اللہ ترے نام سے ہر سوچ کا آغاز
اللہ ترے نام سے ہر بات کا دَرباز
کرتا ہوں فضائے چمنِ حمد میں پرواز
ہوتا ہے مرا طوطیٔ فن زمزمہ پرداز
دیکھوں تو مرا خامہ دکھاتا ہے ہنر کیا
اچھا تو میں لکھتا ہوں تری حمد، مگر کیا

تو رابطۂ فہم و خرد میں نہیں آتا
تو ضابطۂ علم و سند میں نہیں آتا
تو سلسلۂ حرف و عدد میں نہیں آتا
تو دائرۂ فکر کی حد میں نہیں آتا
ادراک سے بالا تری ایک ایک صفت ہے
میں اور تری حمد، کہاں مجھ میں سکت ہے

تو نے ہی مجھے قوتِ تخلیق عطا کی
میں شعر کہوں اس کی بھی تشویق عطا کی
اک خاص بصیرت پئے تحقیق عطا کی
پھر مرثیہ کہنے کی بھی توفیق عطا کی
میں کیسے کروں شکر اس احسان و کرم کا
باشندہ بنایا مجھے اقلیمِ قلم کا

www.emarsiya.com

اللہ مرے فن کو سجاتا ہے ترا نام
معنی کی فضاؤں میں اڑاتا ہے ترا نام
ہر سال نیا مرثیہ لاتا ہے ترا نام
عزت مری ، جلسوں میں بڑھاتا ہے ترا نام
مجلس میں مرا غنچۂ اظہار کھلا ہے
منبر یہ ، ترے نام کی برکت سے مِلا ہے

ہم مدح گزارِ شہؐ لولاک لما ہیں
اللہ کا وہ خاص کرم ، خاص عطا ہیں
آئینۂ ہستی میں وہی جلوہ نما ہیں
یہ بارہ امام ان کے ہی سورج کی ضیا ہیں
ہے سب کی نظر ان کی ہی رحمت لقبی پر
صلوٰۃ پڑھیں سب نبی و آلِ نبی پر

قبل اس کے ، کہ ہو بابِ امامت میں حضوری
شیطان پہ لاحول بھی پڑھنا ہے ضروری
تہذیب کی یہ شرط بہرحال ہو پوری
اچھا بہت اچھا ہے کہ شیطاں سے ہو دوری
شیطاں سے برائت کی ضرورت بخدا ہے
یہ شرطِ ولا ، شرطِ ولا ، شرطِ ولا ہے

www.emarsiya.com

ایک ایسا ہی شیطاں کہ بنا بادشہِ شام
وہ شخص تھا لعنت زدہ و لائقِ دشنام
بدکار و بد اطوار و بد آغاز و بد انجام
بدطینت و بدخصلت و بدہئیت و بدنام
بد ذات تھا، بد نفس تھا، بد راہِ عمل تھا
انسان نہ تھا، لات تھا، عزّیٰ تھا، ہبل تھا

وہ دشمنِ حق، طاغیِ دیں، باغیٔ اسلام
وہ نورِ امامت کا عَدو، صرصرِ ناکام
وہ بحر چنی میں نے کہ نفرت کروں اِرقام
اس بحر میں ملعون کا آتا ہی نہیں نام
آئے بھی اگر نام تو اِدغام کی صورت
بیساکھی کا محتاج، تنِ خام کی صورت

وہ شخص کہ تھا شام کے خطے کی غلاظت
دل اس کا تھا سنڈاس، دماغ اُس کا عُفونت
وہ راندۂ درگاہِ خدا ردِّ مشیت
وہ فضلۂ طاغوت، وہ شیطاں کی نجاست
کیوں تذکرۂ مردکِ سفاک کروں میں
اے پاک قلم کیوں تجھے ناپاک کروں میں

www.emarsiya.com

میں ایسے خبیثوں کا عَدوئے ازلی ہوں
میں پیروِ کردار حسینؓ ابنِ علیؓ ہوں
خوش بخت ہوں ، گلزارِ مودّت کی کلی ہوں
اوراقِ عقیدت کا میں اک نقشِ جلی ہوں

کیا کام مجھے بادیۂ زاغ و زغن سے
بلبل کا تو دیرینہ تعلق ہے چمن سے

آلِ نبیؐ پاک ، یہ اشراف ، یہ اطہار
یہ زمرۂ اخیار ، یہ ابرار ، یہ احرار
اللہ کی یہ آیات ، محمدؐ کے یہ انوار
ان چاند ستاروں سے فضائل ہیں ضیا بار

پیکر ہیں تقدس کے ، لطافت میں چھنے ہیں
مٹی سے نہیں نورِ فضیلت سے بنے ہیں

یہ وہ کہ خموشی ہو کہ گفتار ، فضیلت
یہ وہ ، کہ توقف ہو کہ رفتار ، فضیلت
یہ وہ کہ تدبر ہو کہ کردار ، فضیلت
اِن کے تو ہر اک وصف کا معیار ، فضیلت

کیا لکھئے فضائل کہ خرد میں نہیں آتے
یہ ایسے سمندر ہیں کہ حد میں نہیں آتے

لکھنے ہیں فضائل تو ستاروں کو گنیں آپ
باغات میں کھلتے ہوئے پھولوں کو گنیں آپ
صحراؤں میں پھیلے ہوئے ذرّوں کو گنیں آپ
دریاؤں میں بہتے ہوئے قطروں کو گنیں آپ
شاید انہیں گن لیں، یہ تصور سے قریں ہے
اور ان کے فضائل؟ کوئی پیمانہ نہیں ہے

ہے چہرہ کشا پردۂ شب ان کی نظر میں
رخشندہ جمال ان کا ہے رخسارِ سحر میں
ہر امرِ مشیت ہے یہاں علم و خبر میں
ضَو اِن کی ہے خورشید میں، لَو ان کی قمر میں
انوار جو اشکال کے سانچے میں ڈھلے ہیں
یہ سارے چراغ اِن کی امامت سے جلے ہیں

اِن تک ہے کہاں فہمِ دو عالم کی رسائی
کرتے ہیں یہی چارہ گری ' عقدہ کشائی
اِن کا ہے نبی ان کا خدا ' ان کی خدائی
یہ وہ کہ شرف یاب ہوئی اِن سے بڑائی
جو فکر و تعقل ہیں وہ حیران کھڑے ہیں
یہ اتنے بڑے ' اتنے بڑے ' اتنے بڑے ہیں

www.emarsiya.com

یہ لوگ کشائندۂ اسرارِ الٰہی
حاصل ہے انہیں رتبۂ کونین پناہی
سب ان کی شریعت ہے ' اوامر کہ نواہی
اقلیمِ ابد میں انہی شاہوں کی ہے شاہی
یہ سلطنتِ کون و مکاں کے نگراں ہیں
سب اِن کے ہیں جتنے بھی زماں اور مکاں ہیں

تھا نورِ خدا اپنے حجابات میں مستور
پھر کشفِ حجاب ' اس کی رضا کو ہوا منظور
یہ سارے الوالامر ' یہ اللہ کے مامور
نکلا ہے اسی نور سے یہ سلسلۂ نور
اس نور سے وابستہ ہے ہر نظم جہاں کا
شبیرؑ ستارہ ہیں اسی کاہکشاں کا

سن لیجئے ' شبیرؑ کا ایک اور بھی ہے نام
اسلام ہے ' اسلام ہے ' اسلام ہے ' اسلام
اللہ کی حجت کا انہی سے ہوا اِتمام
حق جلوہ نما ہوگیا ' غارت ہوئے اصنام
آئے سرِ صحرائے بلا اٹھ کے حرم سے
دیں از سرِ نو زندہ ہوا ان کے قدم سے

www.emarsiya.com

آوازِ اذاں ، نعرۂ تکبیر ہیں شبیرؑ
ایوانِ حرم کی نئی تعمیر ہیں شبیرؑ
اسلام کی بنتی ہوئی تقدیر ہیں شبیرؑ
تاریخ میں اللہ کی تدبیر ہیں شبیرؑ
جب دین کی اقدار تھیں خطراتِ فنا میں
مولا نظر آتے ہیں ہمیں کرب و بلا میں

گر چل پڑیں کہسار ، ٹھہر جائیں سمندر
ہو شب کی جگہ دن میں ظہورِ مہ و اختر
مغرب سے ہو اک شام طلوعِ شہِ خاور
سیّاروں کی چالیں متغیّر ہوں فلک پر
ممکن ہے کہ رک جائے جو گردش میں زمیں ہے
بیعت کریں شبیرؑ ، یہ ممکن ہی نہیں ہے

اک قافلہ جس کو فقط اللہ کی ہے آس
سارے سفرِ دشت میں ، پیہم الم و یاس
کھانے کے لئے بھوک ہے ، پینے کے لئے پیاس
سامانِ توکل کے سوا کچھ بھی نہیں پاس
یا سب وطن آسودہ تھے یا بے وطنی ہے
بس کس کا ہے اس شے پہ جو ہونی شدَنی ہے

www.emarsiya.com

ہیں قافلۂ شاہ میں کس طور کے انساں
اللہ کا انعام ' محمدؐ کا ہیں احساں
پُر حوصلہ ' بے باک ' جری ' غالب و ذیشاں
امیّد ہی امیّد ہیں ' امکان ہی امکاں
گھر سے نکل آئے ہیں کہ یہ مرضئ رب ہے
ہر دم انہیں خوشنودئ مولا کی طلب ہے

اِن اہل خدا میں تھا ہر اک خُلق بکثرت
تسلیم و رضا ' زہد و ورع ' عجز و اطاعت
ایثار و وفا ' فضل و عطا ' جود و سخاوت
ایقان و عمل ' صدق و صفا ' حلم و شجاعت
اللہ نے اخلاق کا گلدستہ سجا کر
بھیجا تھا انہیں احسنِ تقویم بنا کر

شبیرؑ ان اصحاب کا تھے مرکز و محور
ہر وصف کا وہ عطر ' وہ ہر خُلق کا جوہر
کردارِ نبیؐ ' خوئے حسنؑ ' سیرتِ حیدرؑ
وہ تربیتِ سیّدۂ پاک کا مظہر
حالات کے دریا میں منارے کی طرح تھا
اللہ کے مضبوط سہارے کی طرح تھا

www.emarsiya.com

اثنائے سفر میں تھے بہت سخت مقامات
موسم کے شدائد، رہِ شوار کی آفات
تھا لشکرِ حر مانعِ رفتن ہمہ اوقات
مقصودِ امامت تھا فقط رشد و ہدایات
دشمن ستم انگیز تھا اور برسرِ کیں تھا
یاں جنگ و تصادم کا تصور بھی نہیں تھا

سو طرح سے آنے کے مقاصد انہیں سمجھائے
ارشاد ہوا، تم نے بلایا تھا تو ہم آئے
حضرت کا کوئی مشورہ، حضرت کی کوئی رائے
سمجھے نہ وہ نافہم، کج اندیش، فرومایے
ہر لفظ سے اک چشمۂ تنویر رواں تھا
یہ نور مگر اُن کے مقدر میں کہاں تھا

پھر دشتِ بلاخیز میں عاشورے کی وہ رات
اب ایک اٹل جنگ کی واضح تھیں علامات
خاصانِ خدا شاکر و مشغولِ عبادات
ہونٹوں سے ضیا ریز تھیں قرآن کی آیات
تسبیح کے، تہلیل کے، تکبیر کے انوار
ہر رخ سے عیاں اُسوۂ شبیر کے انوار

www.emarsiya.com

انصار و اعزا سے مخاطب ہوئے سرکار
اب جنگِ یقینی کے نمایاں ہیں سب آثار
پیاسا ہے مرے خوں کا فقط' دشمنِ خونخوار
جز میرے کسی سے نہ تعرض ہے' نہ تکرار
قبل اس کے' کہ سب صورتِ حالات بدل جائے
بجھتا ہے چراغ اب' جسے جانا ہے نکل جائے

کچھ دیر فضاؤں پہ اندھیرا رہا طاری
پھر روشنی کی ہے تو یہ صورت نظر آئی
سرکار کے قدموں میں ہیں سب اہلِ حضوری
بس ایک ہی آواز تھی جو گونج رہی تھی
"ہم لے کے دل و جاں کے یہ نذرانے کہاں جائیں؟
اے شمع! تجھے چھوڑ کے پروانے کہاں جائیں؟

ہم پھول ہیں' آغوشِ گلستاں میں رہیں گے
تارے ہیں طوافِ مہِ تاباں میں رہیں گے
ہم خون کی بوندیں ہیں' رگِ جاں میں رہیں گے
جانا ہے کہاں سایۂ داماں میں رہیں گے
وابستہ ہیں ہم اے شہِ دیں تیری روش سے
سیارے نکلتے نہیں سورج کی کشش سے"

www.emarsiya.com

عاشور کی یہ صبح کہ جو تشنۂ خوں ہے
اک صبح ہے جو صبحِ قیامت سے فزوں ہے
تاریخ کا اک معرکۂ عقل و جنوں ہے
حق جس میں ظفر مند ہے اور کفر زبوں ہے
ٹوٹے گا طلسم آج سلاطینِ قوی کا
اس جنگ سے آغاز ہے اک عہدِ نوی کا

اک فوجِ خدا ساز و خودی شیوہ و جاں باز
اس فوج کا سالار ہے شبیرؑ سرافراز
ابنِ اسد و وارثِ تہذیبِ تگ و تاز
وہ جس نے دیا دین کو اک تازہ سر آغاز
وہ نورِ امامت ہے ' نظر اس نے عطا کی
جب شام کی ظلمت تھی سحر اس نے عطا کی

ایک ایک گئے جنگ میں شبیرؑ کے اصحاب
لکھے گئے آئینِ شجاعت کے نئے باب
پھر ہاشمی شیروں میں سے ایک ایک ظفریاب
جاجا کے جھپٹتا تھا مثالِ اسدِ غاب
حق کرکے ادا حق پہ فدا ہوگئے یہ لوگ
سرنامۂ تاریخِ بقا ہوگئے یہ لوگ

www.emarsiya.com

مقتل میں اب اک اور قیامت کا سماں ہے
اک کوہِ گراں غم کا ہے، شبیرؑ کی جاں ہے
گلشن میں جدھر دیکھئے تصویرِ خزاں ہے
یہ پیر کا لاشہ ہے، یہ بچہ، یہ جواں ہے
کنبہ کوئی یوں بے سرو ساماں نہیں ہوتا
ایسے تو کوئی دشت بھی ویراں نہیں ہوتا

تنہائی ۔ کہ عباسِ دلاور بھی چلے جائیں
تنہائی ۔ کہ قاسم نہ ہوں، جعفر بھی چلے جائیں
تنہائی ۔ کہ نورِ نظر اکبر بھی چلے جائیں
تنہائی ۔ کہ لختِ جگر اصغر بھی چلے جائیں
یہ بے کسئ شاہ کہ یاور نہیں کوئی
سردار تو موجود ہے، لشکر نہیں کوئی

کچھ پہلے سبھی تھے مگر اب کوئی نہیں ہے
بے گور و کفن لاشے ہیں اور تپتی زمیں ہے
ہر دشمنِ دیں، محوِ ستم، برسرِ کیں ہے
ڈر ان کو خدا کا، نہ قیامت کا یقیں ہے
اک دن اِنہیں لے جائے گا سیلاب اجل کا
چھوڑے گا نہ قانون مکافاتِ عمل کا

www.emarsiya.com

مقتل میں اب اک اور قیامت کا سماں ہے
اک کوہِ گراں غم کا ہے' شبیرؑ کی جاں ہے
گلشن میں جدھر دیکھئے تصویرِ خزاں ہے
یہ پیر کا لاشہ ہے' یہ بچہ' یہ جواں ہے
کنبہ کوئی یوں بے سر و ساماں نہیں ہوتا
ایسے تو کوئی دشت بھی ویراں نہیں ہوتا

تنہائی ۔ کہ عباسِ دلاور بھی چلے جائیں
تنہائی۔ کہ قاسم نہ ہوں' جعفر بھی چلے جائیں
تنہائی ۔ کہ نورِ نظر اکبر بھی چلے جائیں
تنہائی ۔ کہ لختِ جگر اصغر بھی چلے جائیں
یہ بے کسیٔ شاہ کہ یاور نہیں کوئی
سردار تو موجود ہے' لشکر نہیں کوئی

کچھ پہلے سبھی تھے مگر اب کوئی نہیں ہے
بے گور و کفن لاشے ہیں اور تپتی زمیں ہے
ہر دشمنِ دیں' محوِ ستم' بر سرِ کیں ہے
ڈر ان کو خدا کا' نہ قیامت کا یقیں ہے
اک دن انہیں لے جائے گا سیلاب اجل کا
چھوڑے گا نہ قانون مکافاتِ عمل کا

WWW.EAISHA.COM

بیٹے ہوئے قربان ' نچھاور ہوئے بھائی
جاں اپنی فدا کرگئے مولا کے فدائی
جس جس کو تمنائے شہادت تھی ' بر آئی
دنیا سے چلے لے کے سبھی نیک کمائی

سب کا سفر آساں ہوا ' گو راہ کڑی ہے
سب چل بسے ' قربانئ عظمیٰ کی گھڑی ہے

ہونے لگے خیمے سے جو شبیر روانہ
زینب سے مخاطب ہوئے سرکارِ زمانہ
اب بارِ فرائض ہے بہن تم کو اٹھانا
تم جانتی ہو ' ہم ہیں نبوت کا گھرانہ

کام آئے ، جو ہمت ہے خداداد تمہاری
اللہ و محمدؐ کریں امداد تمہاری

قسمت سے شکایت ' نہ گلہ اہلِ جفا کا
یہ صبر کی ساعت ہے ' یہ موقع ہے دعا کا
ہر مرحلے میں دھیان رہے حق کی رضا کا
اب ضبط سے لو کام ' کہ رونا ہے سدا کا

مولا کرے باقی سفر آسان تمہارا
ہم چلتے ہیں ' اللہ نگہبان تمہارا

جنگاہ میں تشریف جو لائے شہِ اکرام
ہے فرضِ اولوالامر کہ حجت کا ہو اتمام
فرمایا ' سنے غور سے ہر لشکریٔ شام
ہے تم کو زر و مال کی کیا کیا ہوسِ خام
منصب تمہیں ہاتھ آئے گا ' اکرام ملے گا
کردو گے مجھے قتل تو انعام ملے گا

منصب ہو ' زر و مال ہو ' سب مکر و دغا ہے
دنیا کی ہوس نفس کی لغزش ہے ' خطا ہے
اس عالمِ فانی کی ہر اک شے کو فنا ہے
دنیا میں کوئی شخص رہے گا ' نہ رہا ہے
کیوں الجھے ہوئے ہو طمعِ دام و درم میں
کام آئے گا بس توشۂ اعمال عدم میں

میں امن کا داعی ہوں ' مجھے جنگ سے نفرت
ہے پاس مرے روشنیٔ راہِ ہدایت
اللہ کی اور اس کے محمدؐ کی اطاعت
ہم تم میں نہیں کوئی بھی بنیاد خصومت
نادانی و غفلت سے ہمیں کھوؤ گے تم لوگ
جب ہم نہیں ہونے کے ' ہمیں روؤ گے تم لوگ

www.emarsiya.com

گمراہی کرو ترک ' ہدایت کی طرف آؤ
قرآں کی طرف آؤ ' شریعت کی طرف آؤ
نفرت سے رہو دور ' محبت کی طرف آؤ
اے تیرہ دلو نورِ امامت کی طرف آؤ

پہچان لو مجھ کو ' میں حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں
آؤ مری جانب ' میں امام اور ولی ہوں

خود ساختہ دعوؤں سے امامت نہیں ملتی
ملتی ہے حکومت ' پہ خلافت نہیں ملتی
یہ خاص فضیلت ہے وِراثت نہیں ملتی
دربار لگا لینے سے عزت نہیں ملتی

منصب یہ امامت کا ہے ' خود ساز نہیں ہے
یاں ہر کس و ناکس پہ یہ دَر باز نہیں ہے

اللہ سے ہوتا ہے نبوت کا تقرر
اللہ سے ہوتا ہے نیابت کا تقرر
اللہ سے ہوتا ہے امامت کا تقرر
اللہ سے ہوتا ہے سیادت کا تقرر

اللہ و محمدؐ کی سفارت ہے مرے پاس
کیا شوشۂ بیعت ' کہ امامت ہے مرے پاس

اسلام میں اندازِ ملوکانہ نہیں ہے
یہ فقر ہے ' یہ عشرتِ شاہانہ نہیں ہے
یہ صبر ہے ' یہ حرصِ بہیمانہ نہیں ہے
یہ پیاس کا مذہب ہے ' یہ میخانہ نہیں ہے

ماموْر من اللہ و امام ابنِ امامیم
اے ظلمتِ شامی بنگر ماہِ تمامیم

کیا دیتے جواب اس کا وہ ملعون وہ اشرار
شمشیر و سناں ' تیر و تبر ' خنجر و سوفار
زخموں سے لہو رنگ ہوئے جاتے تھے سرکار
سر اپنا اٹھا کر کہا ' اے مالک و مختار

اچھا جو یہی لوحِ مشیت پہ لکھا ہے
راضی ہم اسی پر ہیں جو مولا کی رضا ہے

یہ کہہ کے نکالی ہے جو شبیرؑ نے تلوار
گویا کہ قیامت ہوئی پردے سے نمودار
گرنے لگے کٹ کٹ کے سر و گردن و دستار
شمشیر کے شعلے سے ہزاروں ہوئے فی النار

سب قہر و غضب حشر کے ' یکدم چلے آئے
خدمت کے لئے ہفت جہنم چلے آئے

اک گوشے میں فارغ ملک الموت کھڑا تھا
شمشیر ہی پر قتل کا سب بار پڑا تھا
خونخوار بہت خوش تھی ، شکار آج بڑا تھا
شمشیر کا لقمہ تھا جو حضرت سے لڑا تھا
جو گردنیں اٹھی تھیں مقابل ، وہ اُڑا دیں
جڑ کاٹ کے ، کفار کی نسلیں ہی مٹا دیں

آئی یہ صدا غیب سے اے مردِ خدا بس
حق خوب کیا تو نے شجاعت کا ادا بس
اے ہادیٔ حق ، راہبرِ دینِ ھدا بس
اب وقتِ شہادت ہے ، بس اے جانِ وفا بس
اس حکم پہ فارغ ہوئے فرض اپنا نبھا کر
تیغ آپ نے روکی ، سرِ تسلیم جھکا کر

رکنا تھا کہ بس چاروں طرف سے ہوئی یلغار
ہر کوئی تھا قتلِ شہِ والا کا طلب گار
اللہ کے معتوب ، جہنم کے خریدار
سگ ہائے طمع پیشہ و خر ہائے ہوس کار
انساں نہیں ، خنزیر تھے ، لنگور تھے یہ لوگ
تاریخ کا رِستا ہوا ناسور تھے یہ لوگ

www.emarsiya.com

تھا عصر کا ہنگام تو گویا ہوئے حضرت
تم قتل کرو ، پر نہ کرو قتل میں عجلت
دو فرض ادا کرنے کی درکار ہے مہلت
مہلت جو ملی ، ہوگئے مصروفِ عبادت
کیا سجدۂ آخر تھا ، شہادت پہ ہوا ختم
سارا سفرِ عبد ، عبادت پہ ہوا ختم

کیا سجدۂ آخر تھا کہ معراجِ وفا ہے
سر عبد کا معبود کے آگے ہی جھکا ہے
ہر بت کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا ہے
مولا نے شہادت سے یہ پیغام دیا ہے
سو ظلم ہوں، حق گوئی سے ہم رک نہیں سکتے
ہم سر تو کٹا سکتے ہیں ، ہم جھک نہیں سکتے

یہ سجدہ کہ جو امرِ مشیت کی ہے تکمیل
یہ سلسلۂ کارِ نبوت کی ہے تکمیل
یہ رنگِ شہادت میں عبادت کی ہے تکمیل
یہ مقصد و منشائے امامت کی ہے تکمیل
ہر شے کی جو اس شان سے تکمیل ہوئی ہے
شبیرؑ کے احسان سے تکمیل ہوئی ہے

www.emarsiya.com

وہ قتل ہوا جس کا دو عالم میں اجالا
وہ جس کو ملا خطۂ جنت کا قبالہ
بچپن میں سرِ دوشِ نبی بیٹھنے والا
وہ شانِ علیؓ ، سیدہؑ کی گود کا پالا

پیغام برِ امن و وفا قتل ہوا ہے
تاریخ کا یہ سب سے بڑا قتل ہوا ہے

اس قتل سے دنیا پہ حوادث نہ گزر جائیں
کہسار نہ ہل جائیں، سمندر نہ ٹھہر جائیں
سیّارے نہ ٹکرا کے فضاؤں میں بکھر جائیں
اس حادثے کے کرب سے کونین نہ مر جائیں

گردوں نہ تڑپ کر کہیں گر جائے زمیں پر
ٹوٹے یہ قیامت نہ کہیں عرشِ بریں پر

اب کس کو پکارے گی بہن پیار سے "بھیا"
بابا کو کہاں پائے گی معصوم سکینہ
بانو کا تو شاداب چمن اس طرح اجڑا
اب چھاؤں شجر کی ہے نہ ہنستا ہوا غنچہ

خیموں کی فضا پُر نم و گریاں ہی رہے گی
ہر شام یہاں شامِ غریباں ہی رہے گی

مغموم سکینہ چلی خیمے سے نکل کر
دیکھوں تو کہاں ہے مرا ننھا سا برادر
آئی جو نظر ایک جگہ تربتِ اصغر
بولی ، ”تمہیں ڈھونڈا کبھی اندر ، کبھی باہر
سوئے ہو یہاں تم؟ تمہیں ڈر بھی نہیں لگتا!
اب جاگ بھی جاؤ کہ مرا جی نہیں لگتا
تم سوگئے؟ تم کو تو بہت پیاس لگی تھی
اب جاگ بھی جاؤ کہ بہن لائی ہے پانی
کیوں آنکھ نہیں کھولتے؟ یہ نیند ہے کیسی؟
اچھا! نہیں پیتے ہو ، تو میں بھی نہیں پیتی!
یوں ہی یہ پیالہ مرے ہاتھوں میں رہے گا
چھوٹا نہ پیئے گا تو بڑا کون پیئے گا!“
آشوب ، شہادت پہ کہاں ختم ہوا ہے
اک کرب و بلا اور پسِ کرب و بلا ہے
وہ دیکھئے سر شاہ کا نیزے پہ چڑھا ہے
اک قافلہ کربل سے اسیروں کا چلا ہے
یہ تازہ سفر اور بھی دشوار لگے گا
اک شہرِ ستم میں ابھی دربار لگے گا

www.emarsiya.com

اب خاتمہ مجلس کا ہے اور وقت دعا کا
اس قوم سے پھر جائے رخ امواج بلا کا
ناکام ہو ہر فتنہ و شر اہلِ جفا کا
اسلام پہ سایہ رہے زینب کی ردا کا

ہر درد سے سجادؑ کے صدقے میں شفا پائیں
ہم قیدِ الم میں ہیں ' اسیروں کی دعا پائیں

ہم سب کو الٰہی! غمِ شبیرؑ عطا کر
ہر دیدہ و دل کو یہی تنویر عطا کر
ہر دستِ تہی کو یہی جاگیر عطا کر
ہر حرفِ دعا کو یہی تاثیر عطا کر

یہ غم ہو تو پھر خواہشِ نعمت نہیں رہتی
یعنی کسی نعمت کی ضرورت نہیں رہتی

www.ejaz.com